سوال

پردے کے متعلق تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں پردے کے متعلق مکمل معلومات چاہییں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ۓ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پردہ کی شروط

شرط :

ثناء کردہ اعضاء کے علاوہ باقی سارے جسم کو چھپانا اور ڈھانپنا)

س فرمان باری تعالی میں بیان ہوا ہے :

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہوجایا کرے گی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے   الاحزاب (59).

، میں اجنبی مرد کے سامنے ساری زینت چھپانے اور اس کے عدم اظہار کے وجوب کی تصریح بیان ہوئی ہے، لیکن جو بغیر کسی قصد وارادہ کے ظاہر ہوجائے اور وہ فورا اسے ڈھانپ لیں تو اس پر ان کا مؤاخذہ نہیں ہے.

فظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ی زینت ظاہر نہ کریں، مگر وہ جس کا چھپانا ممکن نہیں، ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : مثلا چادر اور کپڑے، یعنی عرب کی عورتوں کی اپنے اوپر چادر اوڑھنے کی جو عادت تھی اور جو کپڑے کے نچلے حصہ ظاہر ہوتا ہے اس میں عورت پر کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا چھپانا ممکن نہیں.

م :

(وہ پردہ بذات خود زینت نہ ہو).

نکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں .

عموم ظاہری کپڑوں کو بھی شامل ہے، جب وہ کپڑے اور لباس کڑھائی شدہ ہو اور لوگوں کے لیے جاذب نظر ہو، اور مردوں کی نظریں اس کی طرف اٹھتی ہوں، اس کی گواہی درج ذیل فرمان باری تعالی سے بھی ملتی ہے :

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو، اور نماز قائم کرتی رہو، اور زکاۃ دیتی رہو اور اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی رہو، اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم) کی گندگی دور کر

ر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

کے متعلق تم سوال مت کرو : ایک وہ شخص جس نے جماعت سے علحدگی اختیار کرلی، اور اپنے امام کی نافرمانی کی، اور معصیت کی حالت میں ہی مرگیا، اور وہ غلام یا لونڈی تو مالک سے بھاگ گیا اور اسی حالت میں مرگیا، اور ایک وہ شخص جس کا خاوند گھر میں نہ ہو اور اس نے بیوی کے سارے اخراجات اور دنیاوی

م (119/1) اور امام احمد (19/6) نے فضالۃ بنت عبید سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے، اور یہ ادب المفرد میں موجود ہے.

م :

ہ پردہ موٹا اور صحیح بنائی والا ہو اور شفاف نہ ہو.

ں سے ہی چھپاؤ اور پردہ ہو سکتا ہے، لیکن اگر شفاف اور باریک ہو گا تو یہ کپڑا عورت کو اور پرفتن بنا کر مزین کریگا.

ں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

سیری امت کے آخر میں کچھ عورتیں ایسی ہونگی جو لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح ہونگے یہ لعنی عورتیں ہیں"

ور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ :

نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے"

سے امام مسلم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

ن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

للہ علیہ وسلم کی مراد وہ عورتیں ہیں جو باریک اور خفیف لباس پہنتی ہیں، جس سے جسم کا وصف واضح ہوتا ہے، اور وہ جسم کو چھپاتا نہیں، یہ بے نام سا لباس پہنے ہوئے ہیں، لیکن حقیقت میں ننگی ہیں"

ـ(103/3) میں نقل کیا ہے.

م :

دہ کھلا ہو اور تنگ نہ ہو کہ جسم کا کوئی بھی حصہ واضح کرے.

ں یہ ہے کہ فتنہ اور خرابی کو ختم کیا جائے، اور یہ چیز کھلے اور وسیع لباس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، اگر تنگ لباس ہو تو یہ لباس جلد کا رنگ تو چھپائیگا لیکن جس کا انگ انگ اور حجم واضح کر کے رکھ دیگا، اور مردوں کی آنکھوں میں اس کا تصور دیگا، اس میں ایسی خطرناک خرابی اور اس کی جانب دعوت پائی جاتی ہے

ں لیے واجب اور ضروری ہے کہ لباس اور پردہ کھلا ہو، اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

یم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک موٹی قبطی چادر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دحیہ کلبی رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدیہ میں دی تھی، تو میں نے وہ چادر اپنی بیوی کو دے دی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

تمہیں کیا ہے وہ قبطی چادر کیوں نہیں پہنتے ؟

و میں نے عرض کیا :

، وہ چادر اپنی بیوی کو پہنا دی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"اسے کہو کہ وہ اس کے نیچے بھی کچھ پہنے (شمیض) کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ اس کی ہڈیوں کا حجم واضح کریگی"

ۃ(441/1) میں اور امام احمد اور بیہقی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

م :

دہ خوشبودار نہ ہو اور اسے خوشبو کی دھونی نہ دی گئی ہو.

ری احادیث میں آیا ہے کہ عورتیں گھر سے باہر نکلتے وقت خوشبو لگا کر مت نکلیں، یہاں ہم کچھ صحیح احادیث ذکر کرتے ہیں :

1- ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عورت بھی خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے اور وہ اس کی خوشبو کو سونگھیں تو وہ عورت زانیہ ہے"

2- زینب الثقفیۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں کوئی عورت مسجد جائے تو وہ خوشبو کے قریب بھی نہ ہو"

3- ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عورت بھی خوشبو کی دھونی لے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں مت شامل ہو"

4- موسی بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے ایک عورت گزری جس سے خوشبو آ رہی تھی، تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی اسے کہنے لگے :

اے جبار و زبردست رب کی بندی کیا تم مسجد جانا چاہتی ہو ؟

عورت نے جواب دیا : جی ہاں.

بوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اسی لیے خوشبو لگائی ہے ؟

ں عورت نے جواب دیا : جی ہاں.

رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے جواب دیا : جاؤ واپس جا کر غسل کرو، کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

عورت بھی مسجد کی جانب جائے، اوراس کی خوشبو بکھر رہی ہو تواللہ تعالی اس کی نمازاس وقت تک قبول نہیں فرماتا حتی کہ وہ واپس اپنے گھر آکر غسل نہ کرلے "

سے وجہ استدلال عموم ہے جیسا ہم بیان کرچکے ہیں جس میں عطراور خوشبولگانا شامل ہے، جس طرح بدن کوخوشبولگائی جاتی ہے اسی طرح کپڑوں کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے، اور خاص کر تیسری حدیث میں بخور یعنی دھونی کا ذکر ہوا ہے جو اکثر اور خاص کر کپڑوں کے لیے استعمال ہوتی ہے.

نے کا سبب واضح ہے کہ اس سے شہوت کے اسباب کو حرکت وانگیخت ملتی ہے، اور علماء کرام نے اسے بھی اس کے ساتھ ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں آتی ہو مثلا لباس کا خوبصورت ہونا، اور زیور جو ظاہر ہو، اور اچھی قسم کی زینت اور اسی طرح مردوں سے اختلاط.

ن(279/2).

ن دقیق العید کہتے ہیں :

رجانے کے لیے گھر سے نکلنے والی عورت کے لیے خوشبولگانی حرام ہے، کیونکہ اس میں مردوں کی شہوت انگیخت کے اسباب کو تحریک ملتی ہے، امام مناوی نے اسے "فیض القدیر" میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پہلی حدیث کی شرح میں نقل کیا ہے.

م :

ں : 1-ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد پر لعنت فرمائی، اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر بھی لعنت فرمائی "

2-عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : "جس عورت نے بھی مردوں سے اور جس مرد نے بھی عورتوں سے مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں "3-ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں ہیجڑوں پر لعنت فرمائی، اور عورتوں میں سے مرد بننے کی کوشش کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا : انہیں اپنے گھروں سے نکال دو"

ئ "4-عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ں نہ توجنت میں داخل ہونگے، اور نہ ہی اللہ تعالی روز قیامت ان کی جانب دیکھے گا بھی نہیں، والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور مرد بننے اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت، اور دیوث وبے غیرت شخص "

5-ابن ابی ملیکہ ان کا نام عبداللہ بن عبیداللہ ہے کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا گیا : عورت جوتا پہنتی ہے، تو وہ کہنے لگیں : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مرد کی مشابہت کرنے والی پر لعنت کی ہے "ان احادیث میں واضح دلیل پائی جاتی ہے کہ مردوں سے مشابہت اختیار کرنا ع

س سے مشابہ نہ ہو. جب شریعت میں یہ مقرر ہے کہ مسلمان مرد اور عورت کے لیے کفار سے مشابہت اختیار کرنی جائز نہیں، چاہے یہ مشابہت ان کی عبادت میں ہو یا پھر عادات میں، یا تہواروں اور ان کے مخصوص لباس میں، شریعت اسلامیہ میں یہ عظیم قاعدہ اور اصول ہے جس سے آج افسوس کے ساتھ کہ

اللہ تعالی بھی اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلے "

یہ ضروری ہے کہ اس عظیم قاعدہ اور اصول کے صحیح ہونے کے کتاب وسنت سے دلائل معلوم ہوں، جو کہ بہت زیادہ ہیں، چاہے کتاب اللہ کے دلائل مجمل ہیں، لیکن سنت نبویہ ان کی تفسیر وتوضیح کرتی ہے. ہشتم :

س شہرت والا نہ ہو. ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ں نے بھی دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالی اسے روز قیامت ذلت والا لباس پہنائیگا، اور پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائیگی "

لۃ(54-67).

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی